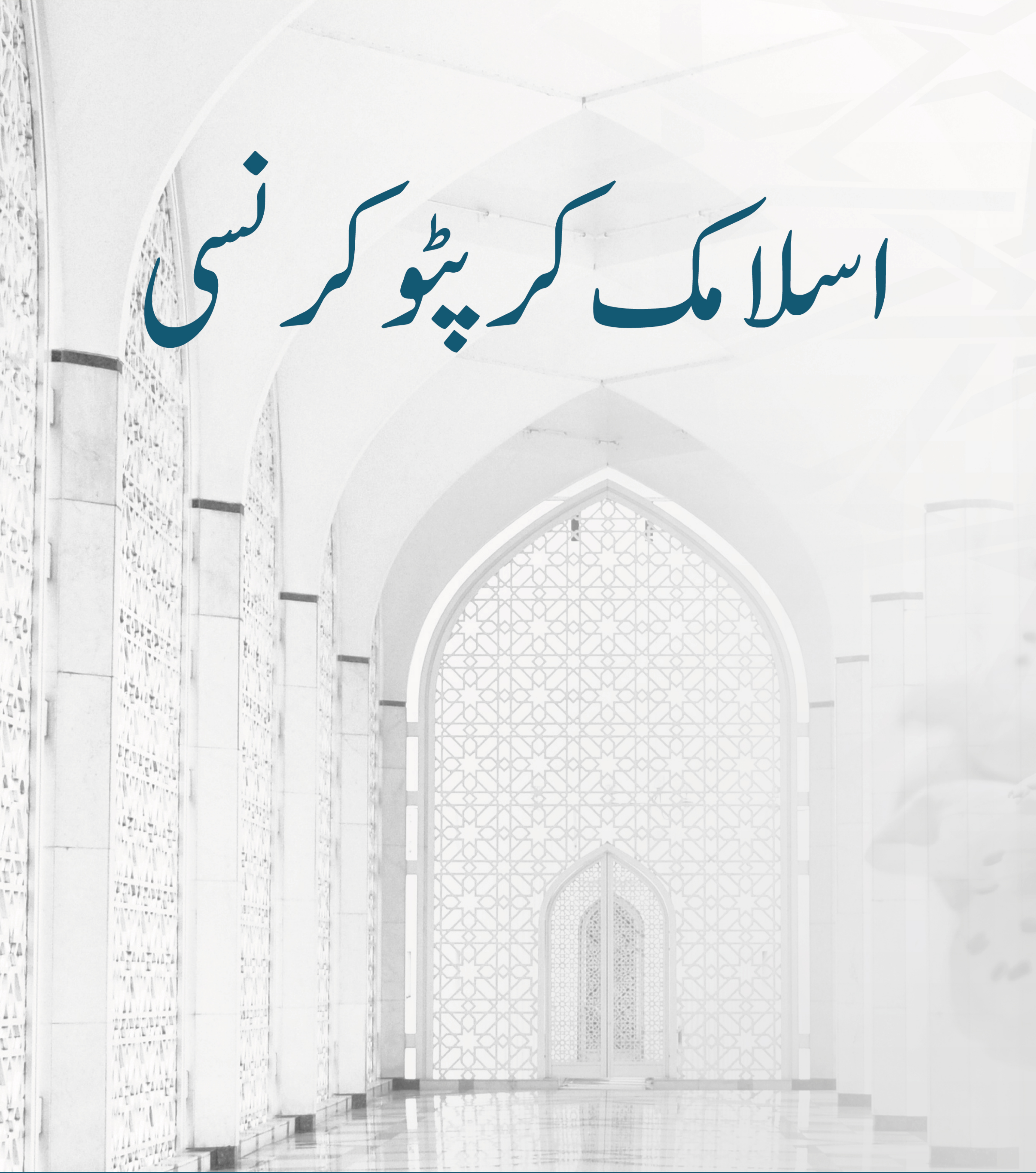
اسلامک کرپٹو کرنسی



ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی
منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی، آئرلینڈ

اسلامک کرپٹو کرنسی

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی

منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی، آئرلینڈ

اسلامک کرپٹو کرنسی

کرپٹو کرنسی کے حوالے سے بیشتر اہلِ علم اور برصغیر پاک و ہند بشمول دیگر اسلامی ممالک کے جیّد مفتیانِ کرام اور مستند دارالافتاء کا بہت ہی واضح موقف ہے۔

کرپٹو کرنسی سے متعلق جیّد مفتیانِ کرام اور مستند دارالافتاء کی آراء

اس تناظر میں ہم اُم المدارس دارالعلوم دیوبند کا کرپٹو کرنسی سے متعلق فتویٰ کا متن قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

"کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن وغیرہ) کو آپ ڈیجیٹل کرنسی کہیں یا ڈیجیٹل تجارتی چیز، بہر صورت یہ ایک فرضی چیز ہے اور اس کا عنوان ہاتھی کے دانت کی طرح محض دکھانے کی چیز ہے۔ بٹ کوئن یا کوئی بھی کرپٹو کرنسی فقہائے کرام کی تصریحات کی روشنی میں ازروئے شرع مال نہیں ہے اور نہ ہی یہ ثمن عرفی ہے۔ نیز اس کاروبار میں حقیقت میں کوئی مبیع وغیرہ نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں بیع کے جواز کی شرعی شرطیں پائی جاتی ہیں؛ بلکہ درحقیقت یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی شکل

ہے ،اس لیے کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی) کی خرید وفروخت کی شکل میں نیٹ پر چلنے والا کاروبار شرعاً حلال وجائز نہیں ہے، اس لیے کسی مسلمان کے لیے اس کاروبار میں پیسے انویسٹ کرنا بھی شرعاً جائز نہ ہوگا۔"(حوالہ: دارالافتاء دارالعلوم دیوبند، جواب نمبر: 158329)۔

اسی طرح جامعہ دارالعلوم کراچی کا ترجمان ماہنامہ البلاغ کرپٹو کرنسی سے متعلق لکھتا ہے۔

"ہماری اب تک کی معلومات کے مطابق NFT کی خرید وفروخت زیادہ تر کرپٹو کرنسی کے ذریعہ ہوتی ہے، جبکہ بیشتر اہلِ علم حضرات کرپٹو کرنسی کا استعمال اپنی موجودہ شکل وصورت میں جائز قرار نہیں دیتے۔ لہذا کرپٹو کرنسی کی اپنی ذاتی خرید وفروخت یا اس کے ذریعے سے این ایف ٹی وغیرہ کی خرید وفروخت سے اجتناب کرنا چاہیے، نیز جن ممالک میں کرپٹو کرنسی میں معاملات انجام دینا قانوناً ممنوع ہے ان ممالک میں اس کی خرید وفروخت شرعاً بھی جائز نہیں۔" (حوالہ: محمد معاذ اشرف، این ایف ٹی (NFT) کا شرعی جائزہ، جامعہ دارالعلوم کراچی کا ترجمان ماہنامہ البلاغ، صفحہ ۲۵، چوتھی قسط، جولائی ۲۰۲۳)۔

جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے، فتوی نمبر:144406101332 دارالافتاء : جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن۔

"واضح رہے کہ ڈیجیٹل کرنسی ، کرپٹو کرنسی یا بٹ کوئن کا کوئی مادی وجود نہیں ہے ایک فرضی اور حسابی چیز ہے، لہذا اس کے ذریعہ پاکستان میں یا پاکستان سے باہر لین دین اور سرمایہ کاری کرنا جائز نہیں ہے۔"

تجارت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا میں ہے

"بٹ کوائن" محض ایک فرضی کرنسی ہے، اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف اور شرائط بالکل موجود نہیں ہیں، لہذا موجودہ زمانے میں "کوئن" یا "ڈیجیٹل کرنسی" کی خرید و فروخت کے نام سے انٹرنیٹ پر اور الیکٹرونک مارکیٹ میں جو کاروبار چل رہا ہے وہ حلال اور جائز نہیں ہے، وہ محض دھوکا ہے، اس میں حقیقت میں کوئی مادی چیز نہیں ہوتی، اور اس میں قبضہ بھی نہیں ہوتا صرف اکاؤنٹ میں کچھ عدد آجاتے ہیں، اور یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی ایک شکل ہے، اس لیے "بٹ کوائن" یا کسی بھی "ڈیجیٹل کرنسی" کے نام نہاد کاروبار میں پیسے لگانا اور خرید و فروخت میں شامل ہونا جائز نہیں ہے۔(حوالہ: ۲ / ۹۲، بیت العمار، کراچی)۔

کرپٹو کرنسی سے متعلق جیّد مفتیانِ کرام اور مستند دارالافتاء کا بہت ہی واضح موقف ہے مگر کچھ حضرات اب "اسلامک کرپٹو کرنسی" کے عنوان سے کرپٹو کرنسی کی ترویج و اشاعت پر کمَر بَستَہ ہو گئے ہیں۔ ان حضرات کا کرپٹو کرنسی میں صرف "اسلامک" یا "حلال" سابِقَہ لگانے سے کرپٹو کرنسی شرعی طور پر جائز نہ ہو جائے گی اور محض کرپٹو کرنسی کے نام کی تبدیلی سے حکم تبدیل نہ ہو جائے گا جب تک کرپٹو کرنسی میں موجود بنیادی خامیوں (شرعی محظور) کو مکمل طور پر ختم نہ کیا جائے۔

کیا کرپٹو کرنسی کا "اسلامک" متبادل ہو سکتا ہے؟

کسی کے ذہن میں یہ خیال آسکتا ہے کہ کیا کرپٹو کرنسی کا کوئی متبادل نہیں ہو سکتا؟ کیا "اسلامک کرپٹو کرنسی" یا "حلال کرپٹو کرنسی" بنانا تکنیکی و سائنسی طور پر ممکن ہے؟ اصولی طور پر اگر ہم کرپٹو کرنسی کے اسلامک متبادل کے بارے میں سوچتے ہیں تو ہمیں پانچ پہلوؤں پر غور کرنا ہو گا۔ اول، کرپٹو کرنسی میں وہ کون سی خرابیاں (شرعی محظور) ہیں جن کی بنیاد پر حضرات مفتیانِ کرام اس کے عدم جواز کے قائل ہیں؟ دوم، کیا کرپٹو کرنسی میں سے ان خرابیوں (شرعی محظور) کو ختم کیا جا سکتا ہے، اور کیا سائنسی و تکنیکی طور پر ایسا ممکن ہے؟ سوم، کیا ان خرابیوں کو دور کرنے کے بعد کرپٹو کرنسی، کرپٹو کرنسی کہلائے گی؟ چہارم، اگر ہمارے سامنے کوئی کرپٹو کرنسی کے متبادل یعنی "اسلامک کرپٹو کرنسی" کے حوالے سے دعویٰ کرتا ہے تو اس دعویٰ کو سائنسی طور پر کیسے پرکھا جائے؟ پنجم، کیا مُرَوَّجَہ "اسلامک کرپٹو کرنسیوں" یا "حلال کرپٹو کرنسیوں" کو اسلامک تَصَوُّر کیا جا سکتا ہے؟

جہاں تک کرپٹو کرنسی سے متعلق شرعی محظور کی بات ہے تو ہم جیّد مفتیانِ کرام کے ارشادات اوپر پیش کر چکے ہیں۔ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کی مثال لیتے ہیں، اس کی بنیاد اور شروعات ہی محض فرضی نمبروں کا کھاتے میں اندراج سے ہوئی ہے اور بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کا پورے نظام کا چلنا انہی فرضی نمبروں پر منحصر ہے۔ دیکھیئے، اگر کوئی بٹ کوائن کرپٹو کرنسی میں سے یہ خامی یعنی فرضی نمبروں کو ختم کرنے کی بات کرے گا تو سائنسی و تکنیکی طور پر تو یہ ممکن ہے مگر بٹ کوائن کا وجود اور جس فلسفہ کے تحت اس کو بنایا گیا وہ ہی ختم ہو جائے گا۔ نتیجتاً بٹ کوائن کرپٹو کرنسی میں سے فرضی نمبروں کا کھاتے میں اندراج والی خامی دور نہیں کی جاسکتی۔ لہذا بٹ کوائن کرپٹو کرنسی شرعی طور پر جائز نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی بٹ کوائن کو "اسلامک بٹ کوائن" کہنا شروع کر دے تو محض اُس کے کہنے سے یہ خرابی حقیقی طور پر دور نہ ہو گی۔ نیز، جتنی بھی کرپٹو کرنسیوں کی بنیاد کھاتے میں محض فرضی نمبروں کے اندراج پر ہو گی، اُس کو مفتیانِ کرام جائز قرار نہیں دے سکتے۔

کرپٹو کرنسی کے ساتھ "اسلامک" یا "حلال" کا سابِقہ لگانا مناسب نہیں

مفتیانِ کرام یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کرپٹو کرنسی کے ساتھ "اسلامک" یا "حلال" کا سابِقہ لگانا مناسب نہیں۔ اگر کوئی کرپٹو کرنسی کے ساتھ "اسلامک" کا سابِقہ لگاتا ہے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ "اسلامک جوا"، "اسلامک سٹے بازی"، یا "اسلامک سود"۔ قرآنِ پاک بھی جب "سود" کا متبادل دے رہا ہے تو ایک علیحدہ لفظ "بیع" کو استعمال کر رہا ہے یعنی بجائے اس کے کہ قرآنِ پاک "سود" کا متبادل "اسلامک سود"

اختیار کرتا، ایک بالکل علیحدہ لفظ "بیع" کو اختیار کیا گیا۔ نیز صرف لفظ ہی کو نہیں اختیار کیا گیا بلکہ سود کا متبادل یعنی بیع کا ذکر کرتے ہوئے قرآنِ پاک واضح کرتا ہے کہ عملاً سود اور بیع میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام میں الفاظ کے چناؤ میں بھی احتیاط سے کام لیا گیا ہے تاکہ حق اور باطل میں آپس میں اِشْتِباہ نہ ہو جائے۔ یعنی جب متبادل دینے کی بات آتی ہے تو صرف لفظ "اسلامک" کو استعمال نہیں کیا جائے گا بلکہ متبادل کی ماہیت اور حقیقت میں بھی جوہری فرق ہونا چاہیے۔

اگر کرپٹو کرنسی کے شرعی طور پر قابلِ قبول متبادل کی بات کرنی ہے تو سب سے پہلے اس لفظ "کرپٹو کرنسی" سے ہٹ کر کوئی مناسب لفظ اختیار کرنا ہو گا کیونکہ کرپٹو کرنسی ایک خاص ڈیجیٹل کرنسی کو کہا جاتا ہے جس کی صفات (خامیاں) سائنسی طور پر بالکل واضح ہیں اور انہی صفات (خامیوں) کی وجہ سے مفتیانِ کرام اس کے عدمِ جواز کے قائل ہیں۔ لہذا ہماری رائے میں چونکہ کرپٹو کرنسی انہی خامیوں سے مُتَّصِف ہونے کی وجہ سے مشہور ہے لہذا کرپٹو کرنسی لفظ کے استعمال سے بھی اجتناب کیا جائے۔ دوسری وجہ سائنسی طور پر کرپٹو کرنسی کے لفظ سے اجتناب کرنے کی یہ بھی ہے کہ اگر ان خامیوں کو کرپٹو کرنسی کو ہٹا دیا جائے تو کرپٹو کرنسی - اپنے مقصد، کام کے طریقہ کار، اور بنیادی ماہیت و حقیقت کے لحاظ سے - کرپٹو کرنسی نہ رہے گی۔ کرپٹو کرنسی کے متبادل مناسب لفظ اختیار کرنے کے بعد کرپٹو کرنسی میں موجود خامیوں سے بھی چھٹکارا حاصل کرنا ہو گا، تب کہیں جا کر کرپٹو کرنسی کے متبادل کے قابلِ قبول ہونے کے بارے میں مفتیانِ کرام غور فرما سکتے ہیں۔

کرپٹو کرنسی کی بنیادی حقیقت اور تَصَوُّر پر حکم لگایا جائے گا

کوئی یہ دلیل دے کہ کرپٹو کرنسی کے لفظ کو نہیں ہٹانا چاہیے کیونکہ یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے کوئی گھروں کی خرید و فروخت کرے اور گھروں کی خرید و فروخت کو کوئی ذی شُعور سودی کاروبار نہیں کہے گا۔ البتہ اگر گھروں کی خرید و فروخت میں کوئی سودی قرضہ فراہم کرے تو پھر اس معاملے کو ہم انفرادی طور پر سودی کہہ سکتے ہیں۔ لہٰذا جس طرح ایک انفرادی گھر کی خریدوفروخت میں سودی قرضے کی وجہ سے ہم گھروں کی خریدوفروخت کو عمومی طور پر سودی نہیں کہیں گے بِعَینہٖ کرپٹو کرنسی کو بھی عمومی طور پر ناجائز نہ کہنا چاہیے۔ نیز، ہر کرپٹو کرنسی (یعنی سترہ ہزار سے زائد کرپٹو کرنسیوں) کو انفرادی طور پر یعنی کیس بائی کیس Case by Case دیکھنا چاہیے۔ یہ دونوں باتیں ہی درست نہیں اور اسکی وضاحت کیلئے مندرجہ ذیل دو مثالیں ان شاء اللہ کافی ہوں گی۔

مثال اول: کرپٹو کرنسی کے معاملے کو ہم ہاؤس مورگیج House Mortgage کی مثال سے سمجھتے ہیں۔ مفتیانِ کرام یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہاؤس مورگیج ایک سودی قرضہ ہے، جو بینک گھر خریدنے میں تعاون کے لیے رقم دیتے ہیں اور اس پر سود وصول کرتے ہیں، اس کا لین دین جائز نہیں ہے (حوالہ: فتوی نمبر: 144405100994 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن)۔ لہٰذا جس طریقے سے ہاؤس مورگیج دنیا بھر میں سودی قرضے کے حوالے سے مشہور ہے اور "اسلامک ہاؤس مورگیج" کے لفظ کا استعمال مناسب نہیں بِعَینہٖ کرپٹو کرنسی بھی اپنی صفات و خامیوں (ربا، قمار، غرر اور کھاتے میں فرضی نمبروں کے اندراج وغیرہ) کے حوالے سے مشہور ہے اس لئے "اسلامک کرپٹو کرنسی" کے لفظ کا استعمال بھی مناسب نہیں ہو گا۔

مثال دوم: جہاں تک ہر کرپٹو کرنسی (یعنی سترہ ہزار سے زائد کرپٹو کرنسیوں) کو انفرادی طور پر یعنی کیس بائی کیس Case by Case پر کھنے کا تعلق ہے تو یہ کوئی عقلمندانہ طریقہ نہ ہوگا کہ سترہ ہزار سے زائد کرپٹو کرنسیوں کو انفرادی طور پر جانچا جائے بلکہ جو کرپٹو کرنسی کا بنیادی تَصَوُّر اور حقیقت ہے اس کے تحت حکم دیا جائے گا اور مفتیانِ کرام نے یہی کیا ہے۔ دیکھیئے، جب سودی بینکوں کی باری آتی ہے تو دنیا بھر میں ہزاروں سودی بینک ہیں۔ تو کیا ان ہزاروں سودی بینکوں کو انفرادی طور پر کیس بائی کیس جانچیں گے؟ نہیں، ہرگز نہیں بلکہ سودی بینکوں کے بنیادی تَصَوُّر اور بنیادی حقیقت پر جو کہ سود (رِبا) ہے، اس کے تحت حکم دیا جائے گا۔

اسی تناظر میں ذیل کا اقتباس ایک جامع تجزیہ ہے۔

"قرآنِ پاک نے تو رِبا کو علی الاطلاق حرام قرار دیا ہے، خواہ رِبا کی کوئی شکل اس کے نزول کے وقت رائج ہو یا نہ ہو۔ جب قرآنِ پاک کسی چیز کو حرام قرار دیتا ہے تو اس کی حرمت سے مراد اس معاملے کی کوئی ایک مخصوص شکل نہیں ہوتی، بلکہ وہ اس معاملے کا بنیادی تصور ہوتا ہے جو اس حکم کے ذریعہ متاثر ہوتا ہے، جب شراب حرام کی گئی تو اس سے شراب کی صرف وہ شکلیں مراد نہ تھیں جو عہدِ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں رائج تھیں، بلکہ اس شراب کی بنیادی حقیقت کو حرام کیا گیا تھا، لہذا کوئی بھی معقول شخص یہ بات نہیں کہہ سکتا کہ شراب کی کوئی ایسی

شکل جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں مروج نہ تھی، حرام نہیں ہے۔ جب قمار یا جوے کی حرمت کا اعلان کیا گیا، تو اس کی حرمت کا مقصد صرف اس زمانے میں رائج قمار کی صورتوں تک محدود نہ تھا، بلکہ در حقیقت اس کی ممانعت اس کی تمام موجودہ اور آئندہ شکلوں پر محیط تھی، اور کوئی بھی یہ عقلی توجیہ نہیں کر سکتا کہ جوے Gambling کی جدید صورتیں اس ممانعت کے حکم کے تحت نہیں آتیں۔" (حوالہ: مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سود پر تاریخی فیصلہ، صفحہ ۵۴، مکتبہ معارف القرآن، کراچی)۔

علمائے کرام نے وضاحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ

"شریعت میں حقیقت کا اعتبار ہوتا ہے، "تسمیہ" (نام رکھ لینے) کا نہیں۔" (۱)

(جواہر الفقہ، جلد ۴، صفحہ ۵۱۳، مکتبہ دارالعلوم، کراچی)

(۱) "شریعت کا مشہور قاعدہ ہے کہ "انما العبرۃ فی العقود للمعانی لا للالفاظ" یعنی کسی معاملہ کی حقیقت کا اعتبار ہو گا اور اس کے لحاظ سے شرعی احکام جاری ہوں گے، نام رکھنے سے کچھ نہیں ہو گا، رِبا کا نام اگر منافع رکھ دیا جائے تو اس سے وہ حلال نہیں ہو گا، بنی اسرائیل پر جب چربی حرام ہو گئی تھی تو انہوں نے اس کا دوسرا نام رکھ دیا تھا اور کھانا شروع کر دیا تھا۔"

(جواہر الفقہ، جلد ۴، صفحہ ۵۱۳، مکتبہ دارالعلوم، کراچی)

کرپٹو کرنسی کاروبار کی طرح نہیں ہے

بعض حضرات "اسلامک کرپٹو کرنسی" کے عنوان کے تحت یہ بھی کہتے ہیں کہ کرپٹو کرنسی محض کاروبار کی طرح ہے، جس طرح سے پلاٹوں (زمین) کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ ہوتا ہے بِعَینہٖ کرپٹو کرنسی میں بھی ہوتا ہے اور کرپٹو کرنسی کا دور دور تک جوا، سٹے بازی اور سود سے تعلق نہیں ہے۔ایسے حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ جّید مفتیانِ کرام اور مستند دارالافتاء کا بہت ہی واضح موقف ہے اور ان کے موقف کی سائنسی طور پر بھی تائید ہوتی ہے۔لہذا ایسے حضرات کی خدمت میں ہم مُؤدَّبانَہ طور پر گزارش کرتے ہیں کہ وہ اپنے طرزِ عمل پر غور فرمائیں۔اس سلسلے میں ہم مفتی اعظم پاکستان رحمتہ اللہ علیہ کا ایک اقتباس پیش کرتے ہیں۔

"آیتِ مذکورہ کے تیسرے جملے میں اہلِ جاہلیت کے اس قول کی تردید کی گئی ہے کہ بیع اور رِبا دونوں یکساں چیزیں ہیں، ان کا مطلب یہ تھا کہ رِبا بھی ایک قسم کی تجارت ہے، جیسا کہ آج کل کی جاہلیتِ اُخریٰ والے بھی عموماً یہی کہتے ہیں کہ "جیسے مکان، دُکان اور سامان کو کرایہ پر دے کر اس کا نفع لیا جاسکتا ہے تو سونے چاندی کو کرایہ پر دے کر اس کا نفع لینا کیوں جائز نہ ہو؟ یہ بھی ایک قسم کا کرایہ یا تجارت ہے" اور یہ ایسا ہی "پاکیزہ" قیاس ہے جیسے کوئی زنا کو یہ کہہ کر جائز قرار دے کہ یہ بھی ایک قسم کی مزدوری ہے، آدمی اپنے ہاتھ پاؤں وغیرہ کی محنت کرکے مزدوری لیتا ہے اور وہ جائز ہے، تو ایک عورت اپنے جسم کی مزدوری لے لے تو یہ کیوں

جرم ہے؟ اس بیہودہ قیاس کا جواب علم و حکمت سے دینا علم و حکمت کی توہین ہے، اس لئے قرآنِ کریم نے اس کا جواب حاکمانہ انداز میں بیان فرمایا کہ ان دونوں چیزوں کو ایک سمجھنا غلط ہے، اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال اور رِبا کو حرام قرار دیا ہے۔ فرق کی وجوہ قرآن نے بیان نہیں فرمائیں، اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ بیع و تجارت کے اصل مقصد میں غور کرو تو روزِ روشن کی طرح بیع و رِبا کا فرق واضح ہو جائے گا۔"(حوالہ: حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمتہ اللہ علیہ، مسئلہ سُود، صفحہ ۴۵، مکتبہ معارف القرآن، کراچی)۔

کیا کرپٹو کرنسی کچھ شرائط کے ساتھ جائز ہو سکتی ہے؟

کرپٹو کرنسی کے متبادل یعنی "اسلامک کرپٹو کرنسی" کی جب بات کی جاتی ہے تو بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ کرپٹو کرنسی کو کچھ شرائط کے ساتھ جائز ہونا چاہیے کیونکہ پاکستان اور انڈیا سے ایک بڑا پورٹ فولیو Portfolio انویسٹ تو ہو ہی رہا ہے یعنی حکومت اس سلسلے میں قانون سازی کرے تاکہ لوگوں کا کرپٹو کرنسی میں لگایا ہوا سرمایہ ضائع نہ ہو۔ نیز کچھ حضرات یہ کہتے ہیں کہ کرپٹو کرنسی میں کوئی شرعی اشکالات نہیں ہیں، صرف انتظامی اور عملی اشکالات ہیں جن کو کرپٹو کرنسی کی قانون سازی کے ذریعے حل کیا جاسکتا ہے۔ یہ دونوں باتیں کسی طور پر درست نہیں کیونکہ اول تو کرپٹو کرنسی سے متعلق جّید مفتیانِ کرام اور مستند دارالافتاء کا بہت ہی واضح موقف ہے۔ دوم، کرپٹو کرنسی میں سائنسی طور پر ان خامیوں (شرعی محظور) کو دور نہیں کیا گیا۔ سوم، یہ دعویٰ کرنا غلط ہے کہ

محض قانون سازی اور ریگولیشن کے نفاذ سے کرپٹو کرنسی جائز ہو جائے گی۔ کرپٹو کرنسی پر محض قانون سازی سے شرعی محظور ختم نہیں ہو سکتے، تفصیل کیلئے راقم کا مضمون "کرپٹو کرنسی اور یورپی یونین کی "میکا" ریگولیشن - البلاغ جمادی الاُخریٰ ۱۴۴۵ھ، جنوری ۲۰۲۴" اور "سدِّ ذرائع ، عُرف، عموم بلویٰ اور کرپٹو کرنسی، ماہنامہ ندائے دارالعلوم، دارالعلوم وقف دیوبند، صفر المظفر ۱۴۴۵ھ مطابق ستمبر ۲۰۲۳ء" دیکھئے۔

جب کوئی یہ کہتا ہے کہ "شراب کو کچھ شرائط کے ساتھ جائز ہونا چاہیے" اور حکومت شراب سے متعلق قانون سازی کرے اور شراب کو ریگولیٹ کردے، یعنی اٹھارہ سال سے کم عمر نوجوانوں کی شراب خریدنے پر پابندی ہو اور شراب کے نقصانات کے تدارک کیلئے یہ قانون سازی ہو کہ اگر کوئی شراب پی کر غُل غَپاڑہ کرے تو حکومت سختی سے اس سے نمٹے تو واضح طور پر یہ کہہ رہے ہیں کہ شراب میں فی نَفْسِہٖ تو کوئی مسئلہ نہیں نَعُوذُ بِاللہ اور شراب کے ممکنہ نقصان سے عوام کو بچانے کیلئے قانون سازی کردی جائے۔ بس، جس طرح کسی مسلمان کیلئے "شراب کو کچھ شرائط کے ساتھ جائز ہونا چاہیے" قابلِ قبول نہیں ہو سکتا بِعَینہٖ "کرپٹو کرنسی کو کچھ شرائط کے ساتھ جائز ہونا چاہیے" بھی قابلِ قبول نہیں ہو سکتا۔

کرپٹو کرنسی کی خامیوں کا ممکنہ حل اور "اسلامک کرپٹو کرنسی"

اگر کوئی کرپٹو کرنسی کے متبادل یعنی "اسلامک کرپٹو کرنسی" کے تیار کرنے کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کو پرکھنے کیلئے ہم یہ دیکھیں گے کہ جن شرعی محظور کی بنیاد پر حضرات مفتیانِ کرام کرپٹو کرنسی کے عدمِ جواز کے قائل ہیں، کیا وہ شرعی محظور اب اس

متبادل "اسلامک کرپٹو کرنسی" میں موجود ہیں یا نہیں۔ نیز ہم اس پہلو پر بھی غور کریں گے یہ متبادل "اسلامک کرپٹو کرنسی" کو جاری کرنے والا کون ہے، مقاصد کیا ہیں اور اس میں کرنسی اور لیگل ٹینڈر کی کیا صفات ہیں اور حقیقی طور پر کرنسی بھی ہے یا نہیں؟

ذیل میں ہم ایسے ہی کچھ متبادل کا تذکرہ کرتے ہیں جو کرپٹو کرنسی کی خامیوں کو دور کرنے کیلئے پیش کئے جاتے ہیں اور بعض مرتبہ اُن پر "اسلامک کرپٹو کرنسی" کا لیبل چَسپاں کر دیا جاتا ہے۔ یہ در حقیقت مغالطے ہیں جو کرپٹو کرنسی کی تکنیکی و سائنسی معلومات کے فقدان کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور جن کو اختیار کرنے کے بعد کرپٹو کرنسی اپنی بنیادی صفات، حقیقت اور مقاصد سے ہٹ جاتی ہے اور کرپٹو کرنسی کا تَصَوُّر ہی تبدیل ہو کر رہ جاتا ہے۔

کرپٹو کرنسی کی خامیوں کو دور کرنے کیلئے اگر کوئی "اسلامک کرپٹو کرنسی" کے عنوان کے تحت یہ حل پیش کرتا ہے کہ چونکہ کرپٹو کرنسی میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ ہے لہذا اس اتار چڑھاؤ کو دور کرنے کیلئے مصنوعی طور پر اس کی قیمت کو مُستحکَم رکھیں گے اور اس کیلئے کمپیوٹر الگوریتھم کا استعمال کیا جائے گا تو گزارش ہے کہ یہ کرپٹو کرنسی نہ رہی بلکہ یہ "اسٹیبل کوائن" بن گئی۔ اگر کوئی یہ حل پیش کرتا ہے کہ کرپٹو کرنسی کسی دوسرے حقیقی اثاثے مثلاً سونا، چاندی یا کسی ملک کی اصلی سرکاری کرنسی جیسے امریکی ڈالر، یورو وغیرہ کو اپنے پیچھے رکھ کر اپنی قدر مُستحکَم رکھیں گے یعنی پیگڈ Pegged کر دیا جائے، تو یہ اسٹیبل کوائن کہلائے گی اور پھر اس اسٹیبل کوائن کو اس ملک کی اصلی سرکاری کرنسی جیسے ڈالر کا وثیقہ Promissory digital note کے طور پر استعمال کیا جائے تو یہ کرپٹو کرنسی تو نہ ہوئی۔

اگر کوئی یہ حل پیش کرتا ہے کہ کرپٹو کرنسی کو حکومت جاری اور ریگولیٹ کرے گی تو عرض ہے کہ یہ کرپٹو کرنسی نہ رہی بلکہ یہ "سینٹرل بینک ڈیجیٹل کرنسی" بن گئی۔ اگر کوئی یہ حل پیش کرتا ہے کہ کرپٹو کرنسی کو کوئی پرائیوٹ ادارہ یا کمپنی جاری کرے گی اور وہی اس کے نظام کو چلائیں گے تو پھر یہ کرپٹو کرنسی نہ رہی بلکہ کرپٹو کرنسی کے بنیادی فلسفہ ہی کے مُتَصادِم ہے جس کے تحت جب کرپٹو کرنسی کو لایا گیا تھا تو اس کے ڈی سینٹرلائزڈ ہونے کی شرط رکھی گئی تھی تاکہ کرپٹو کرنسی سینٹرلائزڈ اداروں، حکومتوں، آئی ایم ایف، ورلڈ بینک اور سینٹرل بینکوں کی اجارہ داری سے نجات دلائے۔ اگر کوئی یہ حل پیش کرتا ہے کہ کرپٹو کرنسی کی خامی یعنی "کھاتے میں فرضی نمبروں کا اندراج" کو دور کرنے کیلئے ہم حقیقی اثاثوں جیسے سونے، چاندی کے سکوں کا کھاتے میں اندراج کریں اور یہی سکے بطور لیگل ٹینڈر کام کریں تو یہ کرپٹو کرنسی تو نہ رہی۔

قارئین یاد رکھیئے کہ جب بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کو متعارف کروایا گیا تھا تو اسے بطور الیکٹرونک پیمنٹ سسٹم کے پیش کیا گیا تھا جو کہ کسی فنانشل ادارے اور بینک کے بغیر کام کرے گی، کوئی اس کا مالک ہو گا نہ کوئی اسے کنٹرول کر سکے گا۔ اس کے حامیوں نے یہ بھی دعویٰ کیا تھا کہ یہ ایسا زر ہو گا جیسے کچھ طاقت ور لوگ کہیں بیٹھ کر لمحوں میں ختم نہ کر سکیں اور یہ آزاد کرنسی ہو گی۔ لہذا ہماری رائے میں ایسا کوئی بھی متبادل پیش کرنے کا دعویٰ سائنسی طور پر صحیح نہیں ہو گا جس میں کرپٹو کرنسی کی ماہیت، فلسفہ اور مقصد ہی بدل دیا جائے اور اسے بطور سرمایہ کاری کے انسٹرومنٹ یا شئیرز کے پیش کیا جائے۔

قارئین، جب کوئی "اسلامک کرپٹو کرنسی" کا دعویٰ لے کر آئے تو خوب سمجھ لیجئے کہ یہ متبادل حل "کرنسی" ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ یورپی یونین کا کوئی ملک یا یورپی

سینٹرل بینک کرپٹو کرنسی اور کرپٹو اثاثوں کو بطور فیاٹ منی Fiat Money (لیگل ٹینڈر-چاہے وہ نوٹ Notes کی شکل میں ہو، کوائن Coins کی شکل میں ہو، ڈیپازٹ Depositsیا کسی اور طرح کے ری پے ایبل فنڈز Other repayable funds کی شکل میں ہو) تسلیم نہیں کرتا[1]۔ پھر ہم یہ سوال کریں گے کہ یہ متبادل "اسلامک کرپٹو کرنسی" اپنی اصل میں کیا ہے؟ سیکورٹیز Securities ، فنانشل انسٹرومنٹ Financial Instrument، الیکٹرانک منی Electronic Money ، فنانشل ڈیری ویٹیو Financial Derivatives ، ڈیپازٹDeposit ، پیمنٹ سروس Payment Service ہے؟ یا اس کے علاوہ کچھ ہے جیسے متبادل انویسمنٹ فنڈ Alternative Investment Fund ہے یا انشورنس کانٹریکٹ Insurance Contractہے؟ غرض، اس متبادل "اسلامک کرپٹو کرنسی" کی اصل ماہیت کو جاننے کے بعد ہی اس پر کسی قسم کے حکم کا اطلاق ہو سکے گا۔

دیکھیئے، "اسلامک کرپٹو کرنسی"، "حلال کرپٹو کرنسی"، "اسلامک کوائن"، یا "حلال کوائن" کے عنوان سے جو حل تجویز کئے گئے ہیں یا کئے جا رہے ہیں، ان میں کئی بنیادی نقائص ہیں یعنی یا تو وہ مکمل طور پر شرعی اصولوں کی پاسداری نہیں کرتے مثلاً شرعی طور پر "مال" نہیں، یا پھر وہ سائنسی طور پر "کرنسی" کی تعریف پر پورا نہیں اترتے یا پھر وہ مُرَوَّجَہ کاغذی کرنسی اور سودی بینکوں کے نظام سے بھی بدتر ہیں۔

[1] Report with advice for the European Commission on crypto-assets, European Banking Authority (EBA), 9th January 2019.
Link: https://www.eba.europa.eu/eba-reports-on-crypto-assets

ایک اہم پہلو جس پر ہم نے خاص توجہ دینی ہے وہ یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی کی خامیاں دور کرنے کے بعد کرپٹو کرنسی کے بنیادی مقصد کو ختم نہیں ہونا چاہیے۔ یعنی کرپٹو کرنسی کو بطور "کرنسی" مُتعارَف کروایا گیا تھا اور خامیاں دور ہونے کے بعد بھی اس کو بطور کرنسی ہی کام کرنا چاہیے۔ یعنی جب کرپٹو کرنسی کی خامیاں دور ہو جائیں تو متبادل کو بطور "کرنسی" یعنی بطور آلہ مُبادلہ Medium of Exchange ، بطور قدر شمار کرنے کے Unit of Account اور بطور قدر کو محفوظ کرنے Store of Value کے استعمال کیا جانا چاہیے۔ قارئین یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ "کرنسی" کے بالمقابل "ٹوکن" اپنے رکھنے والوں کو اقتصادی اور / یا گورننس اور / یا یوٹیلیٹی و استعمال کے حقوق فراہم کرتے ہیں[2]۔ بہت ساری قانونی اور پالیسی کے مسودات میں کرپٹو کرنسی کو "پیمنٹ ٹوکن، ایکسچینج ٹوکن یا کرنسی ٹوکن" بھی کہا جاتا ہے۔

اسلامک کرپٹو کرنسی - رائج طریقے اور مغالطے

یہ سائنسی طور پر مُسَلَّم ہے اور کوئی ڈَھکی چُھپی بات نہیں کہ کرپٹو کرنسی کے ذریعے عالمی پیمانے پر دھوکے بازی کا وسیع بازار گرم کیا گیا اور اس کیلئے جو طریقہ کار اختیار کیا گیا اس کے تحت کوئی بھی اپنی نئی کرپٹو کرنسی لانچ کرتا، ٹوکن جاری کرتا اور اس کی تجارت کرتا، عوام سے ابتدائی کوائن آفرنگ Initial Coin Offerings

[2] Intellectual Property Rights and Distributed Ledger Technology with a focus on art NFTs and tokenized physical artworks, This document was requested by the European Parliament's Policy Department for Citizens' Rights and Constitutional Affairs, Committee on Civil Legal Affairs (JURI), Oct 2022. https://www.europarl.europa.eu/thinktank/en/document/IPOL_STU(2022)737709

(ICOs) کے ذریعے پیسے اور سرمایہ کو اکھٹے کرتا اور پھر اُس جمع شدہ سرمائے کو لے کر فرار ہو جاتا[3]۔ آپ عالمی اَعداد و شُمار دیکھ کر شَشدَر رہ جائیں گے کہ سیکڑوں کی تعداد میں ایسے پروجیکٹ لانچ کئے گے جن کے ذریعے عوامی سرمایہ کو بے دریغ لوٹا گیا۔ حتیٰ کہ ابتدائی کوائن آفرنگ کے ذریعے ملکی مجاز اتھارٹی کی اجازت کے بغیر عوام سے سرمایہ اکھٹا کیا گیا اور بعض صورتوں میں ٹوکن کے اصلی جاری کنندہ کا بھی علم نہیں تھا۔

یہ بات بھی قابلِ غور رہے کہ جب ابتدائی کوائن آفرنگ کی جاتی ہے تو اس میں ادائیگی عمومی طور پر ایتھر کرپٹو کرنسی میں کی جاتی ہے[4]۔ نیز کثیر تعداد میں ابتدائی کوائن آفرنگ کے پروجیکٹس ایتھریم بلاک چین پر بنائے گئے ہیں یعنی تقریباً ۷۵ فیصد ٹوکن ای آر سی ۲۰ ERC20 Ethereum Protocol ایتھریم پروٹوکول کو استعمال کرتے ہوئے بنائے گئے ہیں[5]۔ نتیجتاً جتنے بھی ٹوکن ایتھریم بلاک چین پر "اسلامک کرپٹو کرنسی" یا "اسلامک کوائن" کے عنوان سے بنائے گئے ہیں یا بنائے جائیں گے یا ابتدائی

[3] Angelos Delivorias, Understanding initial coin offerings: A new means of raising funds based on blockchain, EPRS - European Parliamentary Research Service, PE 696.167 – July 2021.
Link:
https://www.europarl.europa.eu/RegData/etudes/BRIE/2021/696167/EPRS_BRI(2021)696167_EN.pdf

[4] Angelos Delivorias, Understanding initial coin offerings: A new means of raising funds based on blockchain, EPRS - European Parliamentary Research Service, PE 696.167 – July 2021.
Link:
https://www.europarl.europa.eu/RegData/etudes/BRIE/2021/696167/EPRS_BRI(2021)696167_EN.pdf

[5] Howell S. T., Niessner M. and Yermack D., Initial coin offerings: financing growth with cryptocurrency token sales, National Bureau of Economic Research Working Paper 24774.
Link: https://www.nber.org/papers/w24774

کوائن آفر نگ کی پیشکش اسلامک عنوان سے کی گئی ہے یا کی جائے گی، ان میں کرپٹو کرنسی کے ذریعے سے خرید و فروخت ہو گی اور مفتیانِ کرام کے مطابق کرپٹو کرنسی کی اپنی ذاتی خرید و فروخت یا اس کے ذریعے سے کسی دوسرے کوائن یا اشیاء کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے (دیکھئے این ایف ٹی فتویٰ، جامعہ دارالعلوم کراچی)۔

ابتدائی کوائن آفر نگ کے عمل کو "اسلامک کرپٹو کرنسی" کے عنوان کے تحت بھی کیا جارہا ہے اور دنیا بھر کے مسلمان اس کی ٹارگٹ مارکیٹ ہیں۔ آسان الفاظ میں کسی اسلامی ملک میں ایک کمپنی کھولی جاتی ہے جو کہ ایک خاص پروجیکٹ سے متعلق ہوتی ہے، وہ "اسلامک کرپٹو کرنسی" کے عنوان سے کوائن جاری کرتی ہے اور اس کو شریعہ کمپلائنٹ ڈیجیٹل منی Shariah Compliant Digital Money کہتی ہے اور لوگوں میں اپنے پروجیکٹ کی تشہیر کرتی ہے کہ یہ حلال "اثاثہ" ہے، اس کی قیمت کا تعین مارکیٹ کی طلب و رسد پر منحصر ہے۔ پھر لوگ جوق دَرْ جوق اس میں سرمایہ کاری کرتے ہیں اور پھر مارکیٹ پلیس Marketplace پر اس "منی" Money کی خرید و فروخت شروع ہو جاتی ہے تا کہ اس سے نفع کمایا جاسکے۔ اسی طریقے سے بعض اوقات کراوڈ فنڈنگ Crowd funding کا سہارا بھی لیتے ہوئے بھی "اسلامک کرپٹو کرنسی" کے عنوان کے تحت کام کیا جاتا ہے۔ قارئین غور فرمائیں کہ کوئی بھی شخص یا ادارہ کرنسی، کوائن یا ٹوکن جاری کر دے، اسے "اسلامک" بنا کر پیش کرے اور پھر وہ فنانشل آلہ بذاتِ خود نفع بنانے کا ذریعہ بن جائے یعنی پیسہ کی سامان کی طرح تجارت شروع ہو جائے، کیا اسی مقصد کیلئے کرپٹو کرنسی کو بنایا کیا گیا تھا؟ اس پہلو کی ہم مزید وضاحت کرتے ہیں۔

کچھ اشخاص کے پاس تجارت کا ایک نیا آئیڈیا آتا ہے مگر ان حضرات کے پاس سرمایہ کی کمی ہے۔ ایک طریقہ کار یہ ہے کہ وہ اپنی کمپنی کو حکومت سے رجسٹرڈ کروائیں، کمپنی بطور "پبلک کمپنی" کام کرنا شروع کرے اور پھر سرمایہ اکھٹا کرنے کیلئے حکومتی شرائط وضوابط پر عمل کرتے ہوئے عوام سے سرمایہ اکھٹا کریں اور کمپنی شئیرز (حصص) جاری کرے۔ یہ طریقہ کار ایک مشکل اور پیچیدہ عمل ہوتا ہے لہذا اس سارے عمل سے بچنے کیلئے کمپنی بغیر حکومتی رجسٹریشن کے ابتدائی کوائن آفرنگ Initial Coin Offerings (ICOs) کے عنوان سے اپنے ٹوکن یا کرنسی جاری کرتی ہے اور عوام سے سرمایہ اکھٹا کرتی ہے۔ نہ حکومت سے اجازت لینے کا سر درر اور نہ ہی حکومت کو جوابدہی اور اگر یہ سب "اسلامک کرپٹو کرنسی" کے عنوان سے ہو تو سونے پَر سُہاگَہ کا کام دیتا ہے۔ اس میں کئی طریقے رائج ہیں جن میں سے چند درجِ ذیل ہیں۔

رائج طریقہ نمبر ا: کمپنی حقیقی طور پر وجود میں ہی نہ آئی ہو اور یہ کمپنی "اسلامک کرپٹو کرنسی" کے عنوان سے کرنسی جاری کرے یعنی کھاتے میں محض فرضی نمبروں کا اندراج ہو۔ پھر جاری کنندہ کمپنی اس "اسلامک کرپٹو کرنسی" کے عوض کسی ملک کی اصلی سرکاری کرنسی کی رقم لے۔ انہیں عُرفِ عام میں پیمنٹ ٹوکن Payment Tokens کہا جاتا ہے۔

رائج طریقہ نمبر ۲: کمپنی "اسلامک کرپٹو کرنسی"۔جو کہ ابھی وجود میں نہیں آئی ہو۔ کے ٹوکن جاری کرے۔ ان ٹوکنوں کے عوض کسی ملک کی اصلی سرکاری کرنسی کی رقم لی جائے

اور وعدہ کیا جائے کہ مستقبل میں ان ٹوکنوں کے عوض یہ نئی "اسلامک کرپٹو کرنسی" واپس کی جائے گی۔

رائج طریقہ نمبر ۳: کمپنی "اسلامک کرپٹو کرنسی" کے ٹوکن جاری کرے۔ پھر ان ٹوکنوں کے عوض کمپنی سروسز یعنی خدمات فراہم کرے۔ انہیں عُرفِ عام میں یوٹیلیٹی ٹوکن Utility Tokens بھی کہا جاتا ہے۔

رائج طریقہ نمبر ۴: کمپنی "اسلامک کرپٹو کرنسی" کے ٹوکن جاری کرے مگر یہ ٹوکن کسی اثاثے جیسے سونا، چاندی، سیمنٹ، تیل، گیس وغیرہ کی ملکیت کی نمائندگی کرتے ہوں۔ انہیں عُرفِ عام میں اسیٹ ٹوکن Assets Tokens بھی کہا جاتا ہے۔

رائج طریقہ نمبر ۵: کمپنی "اسلامک کرپٹو کرنسی" کے ٹوکن جاری کرے مگر یہ ٹوکن کمپنی میں حصہ داری کی نمائندگی کرتے ہوں۔ انہیں عُرفِ عام میں سیکورٹی ٹوکن Security Tokens بھی کہا جاتا ہے۔

قارئین، آپ نے یہ کچھ رائج طریقے دیکھ لئے جو کو "اسلامک کرپٹو کرنسی" کے عنوان سے جاری ہیں۔ پھر ان "اسلامک کرپٹو کرنسی" اور "اسلامک ٹوکن" کو کرپٹو کرنسی ایکسچینج مارکیٹ میں خرید و فروخت کیلئے استعمال کیا جاتا ہے اور اس سے نفع کمایا جاتا ہے۔ آپ ہی غور فرمایئے کہ ان میں اور کمپنی کے شئیرز، بونڈز، صکوک، سیکورٹیز وغیرہ

میں کیا فرق ہے؟یعنی یہ تو شئیرز، سیکورٹیز اور بونڈز وغیرہ کی تعریف پر بھی پورا نہیں اترتے۔ کیا اس طرح کی "اسلامک کرپٹو کرنسی" یا "اسلامک ٹوکن" جاری کر کے عوام الناس کو مغالطے میں نہیں ڈالا جارہا؟ کیاان کمپنیوں کی جاری کردہ "اسلامک کرپٹو کرنسی" یا "اسلامک ٹوکن" اپنی بنیاد اور شروعات سے ہی مغالطہ کا منبع نہیں؟ قارئین خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ کیا ان شئیرز، سیکورٹیز، بانڈز وغیرہ کو "اسلامک کرپٹو کرنسی" کے عنوان سے جاری کر کے عالمی معاشی اداروں مثلاً ورلڈ بینک، آئی ایم ایف، یا امریکی ڈالر کی اجارہ داری ختم کی جائے گی یا یہ محض جوے، سٹے بازی، سودی کاروبار اور سرمایہ اکھٹا کرنے کے نِت نئے طریقے ہیں؟ پھر بعض صاحبِ علم حضرات "اسلامک کرپٹو کرنسی" کے عنوان سے اس طرح کی غیر سائنسی وغیر شرعی چیزوں کی ترویج واشاعت کریں، ہم اُن کے اس عمل کو کس چیز سے تعبیر کریں؟ ہماری رائے میں جو حضرات "اسلامک کرپٹو کرنسی" کے عنوان سے کمپنی کے شئیرز، بونڈز، سیکورٹیز وغیرہ کی ترویج و اشاعت کر رہے ہیں ان کو خَلْطِ مَبْحَث ہو چکا ہے اور انکے اس طرزِ عمل سے واضح ہوتا ہے کہ وہ کرنسی، شئیرز، سیکورٹیز وغیرہ میں فرق کرنے سے قاصِر ہیں۔

اسی کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ اصولی طور پر سمجھنا چاہیے کہ پیسہ کی سامان کی طرح تجارت نہیں کرنی چاہیے اور یہ بات ہم اس وجہ سے کہہ رہے ہیں کیونکہ نوجوان کرپٹو کرنسی کو بطور سرمایہ کاری استعمال کر رہے ہیں اور نفع کماتے ہیں۔ کیا پیسہ کی سامان کی طرح تجارت کرنا مناسب ہے؟

اسی تناظر میں ذیل کا اقتباس ایک جامع تجزیہ ہے۔

"پیسہ صرف آلۂ تبادلہ اور آلۂ پیمائشِ قدر ہے، پوری دُنیا کے تمام معاشی مفکرین کا اجماع نظر آتا ہے، لیکن بد قسمتی سے بہت سے معاشی مفکرین اس تصور کے اس منطقی نتیجے تک پہنچنے میں ناکام رہے، جو امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے اتنی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے، یعنی یہ کہ پیسہ کی سامان کی طرح تجارت نہیں کرنی چاہیے۔" (حوالہ: مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سود پر تاریخی فیصلہ، صفحہ ۱۰۲، مکتبہ معارف القرآن، کراچی)

قارئین ایک اور اقتباس مُلاحَظہ فرمائیں۔

"روپیہ سے روپیہ حاصل کرنا اسلام کے نقطۂ نظر سے صحیح نہیں ہے۔ سرمایہ میں جو لوگ اضافہ چاہتے ہیں، ان کے لیے تجارت کی شاہراہ کھلی ہوئی ہے۔ تجارت سے سرمایہ دار کا بھی فائدہ ہے کہ تجارت کو فروغ ہو گا، سرمایہ تجوریوں سے نکل کر منڈیوں اور بازاروں میں پہنچے گا، صنعت اور انڈسٹری کی کثرت ہو گی، مزدوروں اور ملازمت پیشہ لوگوں کو کام ملے گا۔" (حوالہ: مفتی رفیق احمد بالاکوٹی صاحب دامت برکاتہم، مُرَوَّجَہ تکافل اور ایک مغالطہ!، بینات، صفر المظفر ۱۴۳۹ھ)۔

ایک دلیل یہ بھی دی جاتی ہے کہ مضاربہ اسکینڈل ہر دس پندرہ سال بعد ہوتا ہے اور لوگ مضاربہ کے نام پر پیسے لے کر بھاگ جاتے ہیں مگر اس بنیاد پر مضاربہ کو ناجائز

نہیں کہا جاتا۔ لہذا کسی بھی انسٹر ومنٹ Instrument یعنی آلہ کو استعمال کر کے اس کی بنیاد پر فراڈ کرنے سے وہ آلہ ناجائز نہیں ہو جاتا۔ لہذا اگر کوئی "اسلامک کرپٹو کرنسی" کی ابتدائی کوائن آفرنگ کے عنوان سے فراڈ کرتا ہے تو اس سے "اسلامک کرپٹو کرنسی" اپنی ذات میں ناجائز نہ ہو جائے گی۔ یہ دلیل بے بنیاد ہے اور اس کی وجہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ علمائے کرام نے کرپٹو کرنسی کی حقیقت اور ماہیت پر غور کرنے کے بعد ہی اس کے ناجائز ہونے کا حکم بتلایا ہے یعنی ایک ہے کرپٹو کرنسی کا اپنی حقیقت اور ماہیت کے اعتبار سے ناجائز ہونا اور ایک ہے کرپٹو کرنسی کا کسی ناجائز عمل میں استعمال۔ مفتیانِ کرام کرپٹو کرنسی کو اس کی اپنی حقیقت اور ماہیت کی بنیاد پر ناجائز کہتے ہیں۔ نیز یہ کہنا بھی عمومی طور پر مناسب نہیں کہ "انسٹر ومنٹ یعنی آلہ ناجائز نہیں ہو جاتا" اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ بعض انسٹر ومنٹ یعنی آلہ اپنی حقیقت اور ماہیت کی بنیاد پر ہی ناجائز ٹھہرائے جاتے ہیں مثلاً عقودِ مستقبلیات یعنی فیوچرز Futures۔

کرپٹو کرنسی کے پیچھے حقیقی کرنسی یا سونا چاندی ہونے کا مغالطہ

اسلامک کرپٹو کرنسی کے عنوان سے یہ تشہیر بھی کی جاتی ہے کہ ہماری جاری کردہ کرنسی یا ٹوکن کے پیچھے حقیقی کرنسی یا سونا چاندی کے ذخائر موجود ہیں اور اس کی تائید کیلئے اسٹیبل کوائن جیسے ٹیتھر یو ایس ڈی ٹی Tether USDT وغیرہ کی مثال دی جاتی ہے۔ اسٹیبل کوائن وہ کرپٹو کرنسی ہے جس کا مقصد کسی مخصوص اثاثے، یا اثاثوں کی ایک پول یا ٹوکری کی نسبت ایک مستحکم قدر کو برقرار رکھنا ہے۔ چونکہ اسٹیبل کوائن پرائیوٹ کمپنیاں جاری کرتی ہیں لہذا ان کی قیمت کو مستحکم رکھنے کیلئے جو پیچھے اثاثے رکھے

جاتے ہیں اس کے بارے میں کوئی حتمی رائے قائم نہیں کی جاسکتی کہ وہ کہاں رکھے جاتے ہیں، مثلاً ایک اسٹیبل کوائن ٹیتھر یو ایس ڈی ٹی Tether USDT کے حوالے یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے کچھ اثاثے جو رکھے ہیں وہ منی لانڈرنگ اور آف شور کمپنیوں کے حوالے سے مشہور ملک باہاس Bahamas میں رکھے ہیں[6] یا پھر امریکہ یا دیگر ممالک میں اثاثوں، بانڈز وغیرہ کی صورت میں رکھے ہیں۔

اسٹیبل کوائن کے مقابلے میں حقیقی کرنسی یا سونا چاندی کی موجودگی پر عالمی ادارے اور محققین تشویش کا اظہار کرتے ہیں اور اس کو محض ایک دعویٰ تصور کرتے ہیں، حقیقت میں پیچھے کچھ بھی نہیں ہے یا پھر بہت جزوی مقدار میں حقیقی کرنسی یا سونا چاندی موجود ہوتا ہے[7]۔ بعض اوقات ان اثاثوں کے ذخائر Reserves کا اظہار نہیں کیا جاتا یا پھر آڈٹ رپورٹ ان اثاثوں کے ذخائر سے متعلق کچھ اور ہی حقائق پیش کرتے ہیں۔ ٹیتھر یو ایس ڈی ٹی کی ہی مثال لے لیجئے، جب اس کی اثاثوں کے ذخائر کی رپورٹ پیش کی گئی تو سرمایہ کار حیران رہ گئے کیونکہ صرف تقریباً چھبیس فیصد ذخائر کیش Cash ،فیوڈسری ڈیپوزٹ Fiduciary Deposits، گورنمنٹ سیکورٹیز Government Securitiesوغیرہ میں تھے جبکہ پچاس فیصد اثاثوں کے ذخائر کمرشل پیپر Commercial Paper کی صورت میں تھے لہذا یہ دعویٰ کہ ہر ٹیتھر یو

[6] https://www.ft.com/content/e4cb9a6e-cb29-4719-b6ee-33a5bf01945e

[7] Angelos Delivorias, Stablecoins: Private-sector quest for cryptostability, EPRS | European Parliamentary Research Service, Nov 2021.
Link:
https://www.europarl.europa.eu/RegData/etudes/BRIE/2021/698803/EPRS_BRI(2021)698803_EN.pdf

ایس ڈی ٹی کے پیچھے ایک حقیقی کرنسی کا یونٹ ہے یہ محض دھوکہ دہی پر مبنی ہے[8]۔ نیز سائنسی تحقیقات ثابت کرتی ہیں کہ اسٹیبل کوائن کو بنیادی طور پر کرپٹو کرنسی کی خرید وفروخت میں استعمال کیا جاتا ہے[9, 10]۔

کرپٹو کرنسی۔"کرنسی" سے "اثاثہ" بنانے کا سفر

عالمی معاشی ماہرین نے کئی سائنسی تحقیقات کیں ہیں جن کے اندر اس بات کا تجزیہ کیا ہے کہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی دیگر کرنسیوں اور اثاثوں کے مقابلے میں کیسی ہے۔ایک سائنسی تحقیق اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ بٹ کوائن سونا Gold اور امریکی ڈالر US Dollar اور دیگر اثاثوں سے کسی طرح بھی مماثلت نہیں رکھتا[11]۔ایک دوسری سائنسی تحقیق اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ دیگر ۱۶ اقسام کے دیگر روایتی اثاثوں جن میں قیمتی دھاتیں، کرنسی، بونڈ وغیرہ (Currency, Metal, Equity, Energy, Bond) کے مقابلے میں کرپٹو کرنسی ہرگز مماثلت نہیں رکھتی اور بہت

[8] Eva Su, How Stable Are Stablecoins?, Report: IN11713, Congressional Research Service (CRS), July 2021.
Link: https://crsreports.congress.gov/product/pdf/IN/IN11713

[9] Lai T. Hoang and Dirk G. Baur, How Stable Are Stablecoins? The European Journal of Finance, Jul 2021.

[10] John M. Griffin and Amin Shams, Is Bitcoin Really Un-Tethered? 2019. Available at SSRN: https://ssrn.com/abstract=3195066 or http://dx.doi.org/10.2139/ssrn.3195066

[11] Dirk G. Baur, Thomas Dimpfl, Konstantin Kuck, Bitcoin, gold and the US dollar – A replication and extension, Finance Research Letters, Volume 25, June 2018, Pages 103-110.

زیادہ ریٹرن دیتی اور اتار چڑھاؤ بہت زیادہ ہے[12]۔ خلاصہ یہ کہ بیشتر عالمی معاشی ماہرین اپنی سائنسی تحقیقات کے پیشِ نظر کرپٹو کرنسی کو بطور اثاثہ تسلیم نہیں کرتے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ مغربی عالمی معاشی ادارے اور ریگولیٹری باڈیز کرپٹو اثاثوں کی اصطلاح عام استعمال کرتے ہیں، اور ایک وسیع مارکیٹ کرپٹو اثاثوں کی وجود میں آچکی ہے مگر اس کی بنیاد سٹے بازی ، جُوا، سود اور غرر ہے اور غیر حقیقی اشیاء اور تخیلاتی چیزوں کی خرید وفروخت ہے جس کی شریعت میں کوئی گنجائش نہیں۔

بعض حضرات "اسلامک کرپٹو کرنسی" کا متبادل حل دیتے ہوئے اتنے آگے نکل چکے ہیں کہ وہ کرپٹو کرنسی کو "کرنسی" کے بجائے "اثاثہ" سے تعبیر کرتے ہیں اور اسے "اثاثوں کی قسم" Asset Class سے تعبیر کرتے ہیں[13]۔ مگر مفتیانِ کرام کے مطابق کرپٹو کرنسی و متعلقہ پروڈکٹس شرعی طور پر "زر" یا "کرنسی" یا "اثاثہ" نہیں ہیں کیونکہ فرضی و تخیلاتی نمبر کبھی بھی زر یا کرنسی یا اثاثہ نہیں بن سکتے۔ لہذا کرپٹو کرنسی کو "کرنسی" سے "اثاثہ" بنا کر "حلال" بنانے کی کوششوں کو بیشتر اہلِ علم اور برصغیر پاک و ہند بشمول دیگر اسلامی ممالک کے جیّد مفتیانِ کرام اور مستند دارالافتاء تسلیم نہیں کرتے اور کرپٹو کرنسی کے فرضی و تخیلاتی نمبروں کو "اثاثہ" بنا کر پیش کرنے سے کرپٹو کرنسی جائز نہیں ہو جاتی۔

---

[12] Dirk G. Baur, KiHoon Hong, Adrian D. Lee, *Bitcoin: Medium of exchange or speculative assets?*, Journal of International Financial Markets, Institutions and Money, Volume 54, 2018.

[13] Farrukh Habib and Salami Saheed Adekunle, Case Study of Bitcoin and Its Halal Dimension, Halal Cryptocurrency Management (Editor: Mohd Ma'Sum Billah), Palgrave Macmillan, 2019.

کرپٹو کرنسی کی جدید شکلیں

کرپٹو کرنسی کو چونکہ علمائے کرام نے منع فرمادیا ہے لہذا کرپٹو کرنسی کے حامی حضرات کرپٹو کرنسی کی جدید شکلیں پیش کرتے رہتے ہیں اور پھر ان جدید شکلوں کو اسلامی بنانے کی کوشش میں مصروفِ عمل ہیں۔ کبھی یہ این ایف ٹی Non Fungible Tokens (NFTs) کی شکل میں آتے ہیں، کبھی ڈی سینٹرلائزڈ فنانس Decentralized Finance (DeFi) کی شکل میں۔ کبھی یہ شکل تبدیل ہو کر میٹاورس Metaverse بن جاتی ہے تو کبھی ابتدائی کوائن آفرنگ Initial Coin Offerings (ICOs)۔ کبھی ٹوکنائزیشن یا ٹوکونومیکس Tokenization or Tokenomics کی شکل میں یا کبھی ڈیجیٹل اثاثہ یا کرپٹو اثاثہ Digital Assets or Crypto Assets کی شکل میں۔ غرض مقصد کسی طریقے سے کرپٹو کرنسی ہی کو رواج دینا ہے اور کرپٹو کرنسی کی مارکیٹ ہی کی ترویج و اشاعت ہے۔ اہلِ علم اس کی طرف توجہ فرمائیں۔ یہ بات ہماری اپنی ذہنی اختراع نہیں بلکہ عالمی معاشی ماہرین اور سائنسدان بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ ہمیں یہ کہتے ہوئے کوئی ہچکچاہَٹ محسوس نہیں ہوتی کہ کرپٹو کرنسی اور خاص طور پر اسلامک کرپٹو کرنسی میں تضادات کی بھرمار ہے۔

فابیو پانیتا Fabio Panetta - معروف بین الاقوامی ماہر معیشت ہیں، یورپین سینٹرل بینک کے ایگزیکٹو بورڈ ممبر ہیں - نے ۲۲ ویں بی آئی ایس سالانہ کانفرنس بمطابق سن ۲۰۲۳ میں اپنی حالیہ تقریر میں کہا کہ کرپٹو نئے سرمایہ کاروں کو راغب کرنے

کے لیے نئی داستانیں تشکیل دے رہا ہے[14]! وسیع تر معنوں میں کرپٹو کرنسی کی ان جدید شکلوں کو کرپٹو کرنسی کے نظام کی ری برانڈنگ کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ کرپٹو سے جڑی ان جدید شکلوں کا مقصد کرپٹو اثاثوں پر مبنی معیشت کو سہارا دینا ہے۔ یہ کرپٹو اثاثوں پر مبنی مصنوعات کی مارکیٹ تک رسائی کے لیے ایندھن کا کام کرتا ہے۔

انہی فابیو پانیتا کے مطابق جس کا مفہوم یہ ہے کہ "کرپٹو اثاثوں کا غبارہ تو پھٹ چکا ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ کرپٹو کا اختتام ہو جائے گا۔ لوگ جُوا کھیلنے کے شوقین ہیں اور کھیلتے رہیں گے اور کرپٹو میں سرمایہ کاری اُن لوگوں کو جُوا کھیلنے کا موقع فراہم کرتا رہے گا۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ کرپٹو کرنسی انڈسٹری کے کوئی سماجی فوائد نہیں ہیں اور اسے اگر ریگولیٹ کرنا بھی ہے تو بطور جُوا کی ایک قسم کے اس کو ریگولیٹ کیا جائے۔ یعنی ایک طرح سے کرپٹو سینٹرلائزڈ جوے کی شکل Centralized form of Gambling ہے کیونکہ سن ۲۰۱۵ سے ۷۵ فیصد بٹ کوائن حجم سینٹرلائزڈ اداروں کے پاس ہے"۔

اثاثوں کی ٹوکنائزیشن اور اسلامک کرپٹو کرنسی

اب ٹوکنائزیشن کو اسلامک فنانس کے عنوان کے تحت پیش کیا جارہا ہے اور یہ تاثر دیا جارہا ہے کہ یہ اثاثوں کی ٹوکنائزیشن ایک بنیادی تبدیلی Paradigm Shift

[14] Fabio Panetta, Paradise lost? How crypto failed to deliver on its promises and what to do about it, Panel on the future of crypto at the 22nd BIS Annual Conference, 23 June 2023, Basel, Switzerland.
Link:
https://www.ecb.europa.eu/press/key/date/2023/html/ecb.sp230623_1~80751450e6.en.html

کی طرف پیش رفت ہے۔ اثاثوں کی ٹوکنائزیشن Tokenization of Assets کی مدد سے نہ صرف یہ کہ معیشت کی تبدیلی رونما ہوگی بلکہ نئی نئی معاشی پروڈکٹس اور سروسز مارکیٹ میں آئیں گی جن کا پہلے تَصَوُّر تک محال تھا۔ یہ بھی کہا جارہا ہے کہ اثاثے چاہے ڈیجیٹل Digital Assets ہوں یا حقیقی Physical Assets، ہر چیز کو ٹوکنائزڈ کردیا جائے گا اور اس سے سرمایہ کاروں (خاص طور پر چھوٹے سرمایہ کاروں) کو بہت نفع ہوگا۔ پھر اس ٹوکنائزیشن کو کرپٹو کرنسی اور اسلامی کرپٹو کرنسی کے ساتھ جوڑ دیا جاتا ہے۔ غرض، اثاثوں کی ٹوکنائزیشن اور اس کی شریعہ کمپلائنس دراصل کرپٹو کرنسی ہی کی ری برانڈنگ ہے۔

کیا کرپٹو کرنسی کے متبادل کی ضرورت ہے جو احکامِ شرعیہ کے مطابق ہو؟

بعض اوقات یہ کہا جاتا ہے کہ اگر "کرپٹو کرنسی" شرعاً جائز نہیں ہے تو پھر اس کے متبادل کوئی صورت بتائیں جو احکامِ شرعیہ کے مطابق ہو؟ اسی تناظر میں ذیل کا اقتباس جو کہ "عقود مستقبلیات" کے تناظر میں لکھا گیا ہے، ایک جامع تجزیہ ہے۔

> "کسی معاملے کی متبادل صورت تو اس وقت تلاش کی جاتی ہے جب اس معاملے کا مطلوبہ مقصد درست ہو۔ پھر اس مطلوبہ مقصد کے حصول کے لئے شرعی متبادل صورت کو تلاش کیا جاتا ہے۔ جہاں تک "عقود مستقبلیات" کا تعلق ہے تو اس عقد کا کوئی جائز مقصد نہیں ہے جس کو پورا کرنے کے لئے شرعی طریقہ تلاش کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ فیوچر

مارکیٹ میں جو معاملات ہوتے ہیں ان سے تجارت مقصود نہیں ہوتی۔ بلکہ نفع کی امید پر اپنا روپیہ داؤ پر لگانا مقصود ہوتا ہے۔ اور یہ مقصد اس عقد کو بیع کے بجائے قِمار (جُوا) سے زیادہ مشابہ کردیتا ہے۔"(حوالہ: مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، مستقبل کی تاریخ پر خریدوفروخت، فقہی مقالات، جلد ۲، صفحہ ۲۱۵، میمن اسلامک پبلیشرز، کراچی)

اگر ہم اوپر کے اقتباس میں تھوڑی ترمیم کریں اور "عقود مستقبلیات" کی جگہ "کرپٹو کرنسی" اور "فیوچر مارکیٹ" کی جگہ "کرپٹو کرنسی مارکیٹ" رکھیں تو کرپٹو کرنسی کی موجودہ صورتحال کی عین عکّاسی کرتی ہے۔

"کسی معاملے کی متبادل صورت تو اس وقت تلاش کی جاتی ہے جب اس معاملے کا مطلوبہ مقصد درست ہو۔ پھر اس مطلوبہ مقصد کے حصول کے لئے شرعی متبادل صورت کو تلاش کیا جاتا ہے۔ جہاں تک "کرپٹو کرنسی" کا تعلق ہے تو اس عقد کا کوئی جائز مقصد نہیں ہے جس کو پورا کرنے کے لئے شرعی طریقہ تلاش کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی مارکیٹ میں جو معاملات ہوتے ہیں ان سے تجارت مقصود نہیں ہوتی۔ بلکہ نفع کی امید پر اپنا روپیہ داؤ پر لگانا مقصود ہوتا ہے۔ اور یہ مقصد اس عقد کو بیع کے بجائے قِمار (جُوا) سے زیادہ مشابہ کردیتا ہے۔"(حوالہ: مفتی محمد تقی

عثمانی صاحب دامت برکاتہم، مستقبل کی تاریخ پر خرید و فروخت، فقہی مقالات، جلد ۲، صفحہ ۲۱۵، میمن اسلامک پبلیشرز، کراچی)

جب ہم اصولی طور پر مُرَوَّجَہ کرپٹو کرنسی کے خرید و فروخت اور اس کے جڑے سارے نظام کو دیکھتے ہیں تو یہ بالکل واضح ہے کہ کرپٹو کرنسی اپنے مقصد، فلسفہ، اور حقیقت سے بالکل ہٹ گئی ہے اور اس سے کوئی ایسی کرنسی کا وجود میں لانا مقصود نہیں جو کہ عالمی معاشی نظام کا توڑ ہو یعنی آئی ایم ایف، ورلڈ بینک، اور سینٹرل بینکوں کی اجارہ داری سے نجات دے، ڈالر کے مقابلے میں ہو اور اس کی اجارہ داری ختم کرے بلکہ یہ سائنسی طور پر مُسَلَّم ہے کہ کرپٹو کرنسی اور "اسلامک کرپٹو کرنسی" موجودہ عالمی معاشی نظام سے بھی بدتر ہے۔ نیز اس بات کی بھی قطعاً کوئی ضرورت نہیں کہ مارکیٹ میں پیش کی جانے والی ہر کرپٹو کرنسی پروڈکٹ کا چربہ اتارنے کی کوشش کریں۔ ہاں! البتہ، اگر کوئی واقعی طور پر یہ چاہتا ہے کہ وہ سرمایہ کاری کرے تو اس کیلئے مفتیانِ کرام نے سرمایہ کاری کے جائز طریقے بتلادیئے ہیں اور کسی شخص کو "کرپٹو کرنسی"، "اسلامک کرپٹو کرنسی" اور کرپٹو کرنسی مارکیٹ میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

اصُولی طور پر ہمیں "کرپٹو کرنسی کی اسلام کاری" اور "کرپٹو کرنسی کا اسلامی متبادل" کے درمیان حدِ امتیاز جاننا اور سمجھنا بے حد ضروری ہے۔ بعض حضرات کرپٹو کرنسی کی اسلام کاری میں مُلَوَّث ہیں۔ مثلاً ایک صاحبِ علم اپنے مقالے میں بٹ کوائن سے متعلق علمائے کرام کی آراء کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کے بعد یہ تحریر کرتے ہیں کہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی سے متعلق وہ علمائے کرام جو اسلامک فنانشل لاء کے ماہرین

بھی ہیں، ان کے دلائل صحیح اور قابلِ یقین ہیں، لہذا بٹ کوائن کرپٹو کرنسی جائز ہے[15]۔اسی طریقے سے ایک اور صاحبِ علم نے بٹ کوائن کو شرعی طور پر مالِ متقوم ثابت کیاہے اور نتیجتاً جائز قرار دیاہے[16]۔ ہماری رائے میں بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کے حامی حضرات کے دلائل انتہائی سطحی ہیں اور سائنسی اعتبار سے کوئی وزن نہیں رکھتے۔ غالباً ایسے حضرات کی نظروں سے ٹھوس سائنسی تحقیقات نہیں گزریں، وگرنہ ایسے حضرات غیر سائنسی بنیادوں پر کرپٹو کرنسی کے جواز کے قائل نہ ہوتے اور کرپٹو کرنسی سے متعلق مغالطوں میں مبتلا نہ ہوتے۔ مزید تفصیل کیلئے راقم کا مضمون "کرپٹو کرنسی، این ایف ٹی اور بلاک چین: تعارف، مغالطے، شرعی نقطۂ نظر، اور ہماری ذمہ داری، ماہنامہ بینات، ربیع الاول ۱۴۴۴ھ مطابق اکتوبر ۲۰۲۲" دیکھئے۔

یہاں ایک بنیادی سوال بھی سوچنا چاہیے کہ مغرب سے آئی ہوئی نئی تجارتی شکلوں کیلئے "اسلامی" راستے کیوں ڈھونڈ رہے ہیں؟ یعنی ہمارے سائنسدانوں، محققین، معاشی ماہرین اور اہلِ علم کا کام بس یہ رہ گیاہے کہ وہ مُرَوَّجَہ کرپٹو کرنسی (اور بڑے تناظر میں جدید مغربی عالمی معاشی نظام) کی بنیادی اصطلاحات کو سمجھیں، اس کی شرعی تکییف، اور اس کی اسلامائزیشن کریں؟ کیا اسی کا نام سائنسی تحقیق ہے؟ کیوں ہمارے یہاں سے

---

[15] Mufti Ahmad Afnan Alam, Solving the riddle of cryptocurrencies: A shari'ah legal analysis, SOAS University of London, 2021.
Link: https://ibnrushdcentre.org/non_academic_article/solving-the-riddle-of-cryptocurrencies-a-shariah-legal-analysis/

[16] Farrukh Habib and Salami Saheed Adekunle, Case Study of Bitcoin and Its Halal Dimension, Halal Cryptocurrency Management (Editor: Mohd Ma'Sum Billah), Palgrave Macmillan, 2019.

ایسے ماہرینِ فن، سائنسدان، محققین، معاشی ماہرین اور اہلِ علم نہیں پیدا ہو رہے جو عالمی معیار کی سائنسی تحقیق کریں؟

ستّاوَن اسلامی ممالک کی اجتماعی کرنسی؟

یورپی یونین ستّائیس ممالک کا مجموعہ ہے جن میں فرانس، جرمنی، اسپین، آئرلینڈ، پولینڈ، اٹلی، سوئیڈن وغیرہ شامل ہیں۔ ان تمام ممالک نے اپنی ایک کرنسی ہے جس کو یورو Euro کہا جاتا ہے اور اس کے ذریعے سے وہ دیگر ترقی یافتہ ممالک کا معاشی طور پر مقابلہ کرتے ہیں اور یورپی یونین میں شامل ممالک کی معاشی آزادی کو یقینی بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس وقت دنیا میں ستّاوَن اسلامی ممالک موجود ہیں جن میں الجزائر، سعودی عرب، پاکستان، تیونس، مصر، متحدہ عرب امارات، انڈونیشیا، ترکی وغیرہ شامل ہیں اور جو اسلامی تعاون تنظیم یعنی او آئی سی Organisation of Islamic Cooperation (OIC) کے ممبر بھی ہیں۔ یہ اسلامی ممالک مل کر یورپی یونین کی طرح اپنی کرنسی کیوں جاری نہیں کرتے؟ اگر ان ستّاوَن ممالک کا جوڑ ممکن نہیں تو عرب لیگ Arab League کے بائیس ممالک ہی اپنی کرنسی جاری کیوں نہیں کرتے؟ بدقسمتی سے عالمی معاشی اداروں کی اجارہ داری ختم کرنے کیلئے ہمیں ایسے کوئی بھی متبادل حل عملی طور پر نظر نہیں آتے البتہ کرپٹو کرنسی اور اس کے متبادل "اسلامک کرپٹو کرنسی" کی اسلامی ممالک میں خوب ترویج و اشاعت کرکے اسلامی ممالک کی معیشت کو مزید کنٹرول کرنے کی کوششیں اپنے عروج پر ہیں۔

"اسلامک کرپٹو کرنسی"۔ محض دعویٰ یا حقیقت؟

بعض حضرات "اسلامک کرپٹو کرنسی" اور "حلال کرپٹو کرنسی" کے متبادل حل تجویز کرتے ہیں جن میں وہ یہ بَلَند بانگ دعویٰ کرتے نظر آتے ہیں کہ ایک ایسی کرپٹو کرنسی (حلال) بنائی جائے جو کہ غربت، بے روزگاری، اور گھریلو معاشی مسائل سے نجات دے گی۔ اس کرپٹو کرنسی کا مقصد پیسہ بنانا نہیں ہو گا بلکہ اس کی آمدنی سے ڈھائی فیصد ہر ٹرانزیکشن میں زکوۃ کی مدَ میں نکالا جائے گا۔ اور یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ جتنی بھی آمدنی ہو گی اس کی اندر سے ایک مُعْتَدبہ مقدار فلاحی کاموں میں خرچ کی مدَ میں بھی نکالی جائے گی [17]۔ البتہ اس بات کی تکنیکی و سائنسی تفصیلات فراہم نہیں کی گئی کہ کیسے یہ حلال کرپٹو کرنسی غربت، بے روزگاری اور گھریلو معاشی مسائل سے نجات دے گی؟ اور کیسے اس کی ایک مُعْتَدبہ مقدار فلاحی کاموں پر خرچ ہو گی؟ غرض عملی، تکنیکی و سائنسی طور پر یہ سب کیسے ممکن ہو گا، اس کی تفصیل پیش نہیں کی گئی۔ یہ خواہشات کا اظہار ہے مگر سائنس میں خواہشات کی بات نہیں کی جاتی بلکہ عملی طور پر مسائل کا حل پیش کیا جاتا ہے جو کہ ہمیں ایسے تمام متبادل حل میں نایاب نظر آتا ہے۔

کرپٹو کرنسی کے متبادل "اسلامک کرپٹو کرنسی" کے بنیادی خدوخال اور حقیقت

بعض حضرات "اسلامک کرپٹو کرنسی" کو کرپٹو کرنسی کے متبادل کے طور پر پیش کرتے ہوئے یہ تاوِیل پیش کرتے ہیں۔

[17] Mohd Ma'Sum Billah, Halal Cryptocurrency Management, Palgrave Macmillan, 2019.

"کسی بھی نئے معاملے کو ناجائز اور حرام قرار دے دینا بہت آسان ہے، بالمقابل اس پر غور و خوض کیا جائے اور مسلمانوں کیلئے اس کے جائز ہونے کی کوئی صورت اپنائی جائے" (حوالہ: مبشر حسین رحمانی، علمائے کرام اور سائنسدانوں کی ذمہ داریاں، دارالعلوم دیوبند کا ترجمان ماہنامہ دارالعلوم، صفر المظفر۔ ربیع الاول ۱۴۴۵ھ مطابق ستمبر ۲۰۲۳ء)۔

ہم ایسے تمام حضرات کی خدمت میں انہی کے اعتراض کو انہی کے الفاظ میں اسطرح پیش کرتے ہیں۔

"کسی بھی نئے معاملے کو "اسلامک" کے عنوان سے جائز اور حلال قرار دے دینا بہت آسان ہے، بالمقابل اس پر غور و خوض کیا جائے اور مسلمانوں کیلئے اس میں موجود ناجائز اُمور کو ختم کرنے کی کوئی صورت اپنائی جائے"۔

دیکھئے، ہماری گزارش یہ ہے کہ جب بیشتر اہلِ علم اور برصغیر پاک و ہند بشمول دیگر اسلامی ممالک کے جّید مفتیانِ کرام اور مستند دارالافتاء کرپٹو کرنسی کو ناجائز قرار دیں، کرپٹو کرنسی کو سود اور جوے کی شکل قرار دیں اور پھر اس کے برعکس، کچھ حضرات متبادل دینے کے عنوان سے "اسلامک کرپٹو کرنسی"، "حلال کرپٹو کرنسی"، "اسلامک کوائن" یا اس جیسے ملتے جلتے عنوانات کے تحت کرپٹو کرنسی کو جائز قرار دینی کی کوشش کریں، جبکہ دیئے گئے متبادل میں موجود ناجائز اُمور کو سِرے سے ختم ہی نہ کیا گیا ہو تو اس

کو کس چیز سے تعبیر کیا جائے؟ جب متبادل دینے کی بات آتی ہے تو ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں کہ اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے اور کسی سائنسی چیز کا متبادل اُس سائنسی شعبے کے ماہرینِ فن ہی کی ذمہ داری ہے (حوالہ: مبشر حسین رحمانی، علمائے کرام اور سائنسدانوں کی ذمہ داریاں، دارالعلوم دیوبند کا ترجمان ماہنامہ دارالعلوم، صفر المظفر–ربیع الاول ۱۴۴۵ھ مطابق ستمبر ۲۰۲۳ء)۔ اس کے باوجود بھی اگر کوئی کرپٹو کرنسی کا متبادل حل پیش کرنا چاہتا ہے تو سائنس کے دروازے ہر وقت ہر کسی کیلئے کھلے ہیں مگر مُکَرَّر عرض ہے کہ سائنسی اُصولِ تحقیق کے معیار اور شریعت کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے ایسا متبادل حل قابلِ قبول ہو گا۔

دیکھیئے، اصولی طور پر جب ہم "اسلامک کرپٹو کرنسی" کی بات کریں گے تو ہمیں ایک ایسا متبادل سائنسی حل درکار ہو گا جو کہ مندرجہ ذیل سائنسی سوال کا جواب دے جس کا جواب ڈھونڈنا سائنسی لحاظ سے ابھی تک پیچیدہ اور مشکل ہے۔

"کیا ایسی کرنسی بن سکتی ہے جو کہ شرعی طور پر بھی قابلِ قبول ہو اور سودی بینکاری نظام و مُرَوَّجَہ کاغذی کرنسی کے نظام سے بھی نجات دے؟ اس متبادل سائنسی حل میں جو چِیدَہ چِیدَہ صفات ہوں گی اس کے مطابق وہ شرعی طور پر "مال" ہو، بیع و شرا کے تمام شرعی اصولوں کے مطابق ہو یعنی غیر مملوک کی بیع نہ ہو اور بیع قبل القبض بھی نہ ہو۔ سود، جوا اور سٹے بازی کی شکل نہ ہو۔ عالمی معاشی نظام کا توڑ ہو یعنی آئی ایم ایف، ورلڈ بینک، اور سینٹرل بینکوں کی اجارہ داری سے نجات دے۔ ڈالر کے

مقابلے میں ہو اور اس کی اجارہ داری ختم کرے۔ کرنسی کی صفات رکھتا ہو یعنی بطور آلہٗ مبادلہ Medium of Exchange ، بطور قدر شمار کرنے کے Unit of Account اور بطور قدر کو محفوظ کرنے کے Store of Value استعمال کیا جانا چاہیے۔ اس کی ملکیت کسی خاص گروہ یا کمپنی کے پاس مرتکز نہ ہو اور ڈی سینٹر لائزڈ ہو۔"

خلاصہ کلام

مفکرِ اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی مایۂ ناز کتاب "مُسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کش مکش" کی تحریر کا خلاصہ اور مفہوم ہم اپنے الفاظ میں پیش کرتے ہیں کہ "بحیثیتِ مسلمان، ہمارے لئے یہ روش اچھی نہ ہو گی کہ ہم بالکل ہی ٹیکنالوجی اور معاشرے کے نئے افکار و خیالات سے منہ موڑ لیں اور نہ ہی ہمیں ہر نئی چیز کا مطلقاً انکار کرنا چاہیے۔ نیز ہم قطعاً یہ نہیں کہہ رہے کہ مکمل شکست خوردگی اور مکمل سپردگی اختیار کرتے ہوئے مغرب کی ہر چیز کو قبول کرلیں اور مغربی بنیادی عقائد، فکری رجحانات، مادی افکار و خیالات اور سیاسی و اقتصادی نظام پر ایمان لے آئیں۔ ہمیں میانہ روی سے چلتے ہوئے مفید علوم کو شرعی حدود میں مفتیانِ کرام کی اجازت سے اختیار کرنا چاہیے"۔

شریعت نئی ٹیکنالوجی کو استعمال کرنے پر پابندی نہیں لگاتی البتہ شریعت یہ پابندی ضرور لگاتی ہے کہ فرضی چیزوں کو مال تَصَوُّر نہیں کیا جاسکتا اور جتنا ہم اس پہلو پر غور کریں گے تو ہم پر یہ حقیقت آشکار ہو گی کہ یہ حکم انسانی معاشرے کی بھلائی کیلئے ہے

کیونکہ اگر فرضی ، غیر حقیقی اور تخیلاتی چیزوں کی بنیاد پر کسی معاشی نظام کی بنیاد رکھی جائے گی تو وہ انسانی معاشرے کیلئے سخت نقصان دہ ہو گا۔ درحقیقت، اسلام حقیقی اثاثوں پر مبنی معیشت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور سود، قمار، غرر، بیع قبل القبض، غیر مملوک کی بیع وغیرہ کی سختی سے حوصلہ شکنی کرتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ کرپٹو کرنسی کا متبادل "اسلامک کرپٹو کرنسی" اور اس جیسے تمام پروجیکٹس دراصل عوام کی آنکھوں میں دُھول جھونکنے کے مُترَادِف ہیں۔ اس کی بنیادی وجوہات یہ ہیں کہ اول کرپٹو کرنسی کا متبادل "اسلامک کرپٹو کرنسی" اپنی موجودہ شکل وصورت میں کرپٹو کرنسی کی بنیادی خامیوں کو دور نہیں کرتا اور دوم ان کو بطور شئیرز ، بطور سرمایہ کاری یا کسی اور مقاصد کیلئے بنایا گیا ہوتا ہے، اور سوم کرپٹو کرنسی اپنی بنیادی صفات اور مقاصد سے ہٹ جاتی ہے اور "کرنسی" نہیں رہتی۔لہٰذا ہماری رائے میں "اسلامک کرپٹو کرنسی"، "حلال کرپٹو کرنسی"، "اسلامک کوائن" یا اس جیسے ملتے جلتے عنوانات کے تحت سے ابھی تک جتنی بھی سائنسی پیشرفت ہوئی ہے ان میں کرپٹو کرنسی کی بنیادی صفات اور مقاصد کو قائم رکھتے ہوئے کرپٹو کرنسی کی خامیوں کو دور کرنے کا دعویٰ سائنسی طور پر درست نہیں۔ قارئین، ہم کسی کی نیت اور اخلاص پر شک نہیں کررہے، مگر حقیقتِ حال یہ ہے کہ پیش کئے گئے متبادل حل خامیوں سے پُر ہیں، لہٰذا مفتیانِ کرام کے مطابق مُرَوَّجَہ "اسلامک کرپٹو کرنسیوں" یا "حلال کرپٹو کرنسیوں" کو اسلامک تَصَوُّر نہیں کیا جاسکتا۔ آخر میں اللہ پاک سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں حق کو حق سمجھنے اور حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور باطل کو باطل سمجھنے اور باطل سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

کلماتِ تشکر

میں اپنے شیخ اور استادِ محترم حضرت مولانا مفتی محمد نعیم میمن صاحب دامت برکاتہم (جو کہ خلیفہ مجاز ہیں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمتہ اللہ علیہ اور ابھی خلافتِ جدید اُن کو حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم سے ملی ہے) کا انتہائی تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی فرمائی اور خاص طور پر اس مضمون کو دیکھا، میری غلطیوں کی اصلاح فرمائی اور مجھے اپنی قیمتی آراء سے مستفید فرمایا جس سے اس مضمون کی افادیت بہت زیادہ بڑھ گئی الحمدللہ۔ میں اللہ پاک سے دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت میرے اس مضمون کو امتِ مسلمہ کیلئے باعث خیر وبرکت بنائے، میری اس ادنیٰ سی کاوش کو قبول فرمائے اور ذخیرہ آخرت بنائے، آمین۔

کچھ مصنف کے بارے میں

جنہیں دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں کی فہرست میں تین مرتبہ شامل کیا گیا!

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی (MTU) آئرلینڈ کے کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں لیکچرار ہیں اور پچھلے کئی سالوں سے بلاک چین، وائرلیس نیٹ ورک، ٹیلی کمیونیکیشن اور کمپیوٹر سائنس کے موضوع پر تدریس و تحقیق انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے ۲۰۱۱ میں یونیورسٹی آف پیرس VI، فرانس سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اس سے پیشتر انہوں نے ماسٹرز فرانس ہی کی یونیورسٹی آف پیرس XI سے ۲۰۰۸ میں کیا اور انہوں نے کمپیوٹر سسٹم انجینئرنگ کی ڈگری ۲۰۰۴ میں مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، پاکستان سے حاصل کی۔ انہوں نے آٹھ کتابیں لکھیں ہیں جن میں سے دو کتابیں بلاک چین ٹیکنالوجی سے متعلق ہیں، جس میں سے ایک کتاب کو باقاعدہ ٹیکسٹ بک کے طور پر آئرلینڈ میں ماسٹرز کے نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ بلاک چین کے موضوع پر اُن کے دسیوں تحقیقی مقالے دنیا کے بہترین تحقیقی جرائد کے اندر شائع ہوچکے ہیں۔ نیز دو طالبعلموں نے بلاک چین کے موضوع پر اُن کی سُپرویژن میں پی ایچ ڈی آسٹریلیا سے مکمل کی ہے۔ انہیں کمپیوٹر

سائنس کے شعبے میں اُن کی سائنسی تحقیق کی بنیاد پر مسلسل تین سالوں سے یعنی سن ۲۰۲۰، ۲۰۲۱ اور ۲۰۲۲ میں دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں کی فہرست میں میں شامل کیا گیا۔

ڈاکٹر مبشر کو ایڈوانس ایچ ای (ہائر ایجوکیشن اکیڈمی)، برطانیہ کی جانب سے اُن کی ٹیچنگ اینڈ لرننگ میں کامیابی کی اعتراف میں سینئر فیلو کا درجہ دیا گیا ہے۔ سینئر فیلوشپ ان پروفیشنلز کی دی جاتی ہے جو کہ اعلیٰ تعلیم و تدریس میں بین الاقوامی معیار پر پورا اترتے ہیں اور جن کی تعلیمی و تدریسی خدمات ایسی بنیاد فراہم کرتی ہے جس سے دوسرے پروفیشنلز کی تدریسی و تعلیمی سرگرمیوں پر براہ راست اثر پڑتا ہے جو اعلیٰ معیار کی تعلیم سکھاتے ہیں۔ڈاکٹر مبشر کو حکومتِ آئرلینڈ، ڈیپارٹمنٹ آف ہائیر ایجوکیشن، سائنس اور ریسرچ کے ذیلی ادارے SFI یعنی سائنس فاؤنڈیشن آئرلینڈ- CONNECT کنیکٹ ریسرچ سینٹر کی جانب سے ایجوکیشن اور پبلک انگیجمنٹ ایوارڈ ۲۰۲۲ Education and Public Engagement Award دیا گیا ہے۔ یہ ایوارڈ ہر سال اُن سائنسدانوں کو دیا جاتا ہے جو کہ عوام الناس میں سائنسی شعور اجاگر کریں اور بہترین سائنس کمیونیکیش سرانجام دیں یعنی سائنس کا ترجمان بن کر اپنی سائنسی تحقیق کو عوام الناس تک آسان الفاظ میں پہنچائیں۔

انہیں بین الاقوامی اور قومی سطح پر کئی بہترین تحقیقی مقالوں کے ایوارڈ مل چکے ہیں جن میں سے آئی ای ای ای IEEE کی ٹیکنیکل کمیٹی آن کمیونیکیشن سسٹمز انٹیگریشن اینڈ ماڈلنگ (CSIM) سے بہترین تحقیقی مقالے کا ایوارڈ حاصل کیا جو کہ انہیں IEEE ICC 2017 میں ملا۔ نیز حکومتِ پاکستان کی منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے ذیلی ادارے پاکستان کونسل برائے سائنس اور انجینئرنگ نے تمام سائنسی شعبوں میں پاکستان بھر کے سائنسدانوں کی رینکنگ کی جس میں انہیں اول نمبر پر آنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔انہیں ۲۰۱۷ میں ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC)، حکومت پاکستان کی جانب سے بہترین تحقیقی مقالے کا ایوارڈ بھی ملا ہے۔ نیز انہیں جرنل آف نیٹ ورک اینڈ کمپیوٹر اپلی کیشنز سے ۲۰۱۸ کے بہترین تحقیقی مقالے لکھنے پر بھی ایوارڈ ملا ہے۔ ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی اس وقت دنیا کے بہترین سائنسی جرائد کے ایڈیٹر اور ایریا ایڈیٹر کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں اور ان کے تحقیقی مقالوں کی تعداد سو سے اوپر ہے۔